

قیمت سالانہ سے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۳۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۲ مارچ ۱۹۱۸ء | نمبر ۱۲

گلدستہ اخبار

مغربی محاذ پر ہمارے اتحادی جرمنوں پر غالب ہیں

سرویہ کو جو جرمنی اخبارات نے جرمن سے علیحدہ صلح کرنے کی ترغیب دی ہے سرویہ نے اُس کی کماحقہ تردید کر دی ہے۔

رومانیہ نے ۵ مارچ کی نیم شب کو عہدنامہ صلح کی تصدیق کر دی ہے۔

آسٹریا کے ہارتھ ویسٹرن سٹیٹ اور نارون ریلوے کے ورکشاپ کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے

امریکہ کا ڈاکٹر گلبرٹ ریڈ جو چین میں جرمن خیالات پھیلاتا تھا۔

اُس کو چینی گورنمنٹ کے مطالبہ پر امریکن حکام نے گرفتار کر کے جلاوطن کر دیا۔

بہار کی گورنمنٹ کے حکم سے سوامی ستیہ دیو نامی موتی ہاری میں نظربند کیا گیا ہے۔

یہ شخص واشنگٹن (امریکہ) کی یونیورسٹی کا ایک گریجوایٹ ہے۔ اس کو کسی قسم کی تقریر کرنے سے منع کر دیا گیا تھا۔

برطانیہ عظمیٰ اتحادیوں کی خاطر مصری کپاس آئندہ ۱۵ اگست سے لیگی اور ایسا ہی موجودہ کپاس کی فصل جو لنکا بھی لے رہی ہے۔

مصر کی کونسل وزراء نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ۳۰ لاکھ پونڈ جنگی اخراجات کے لئے برطانیہ کو نوسالانہ ۱۹-۱۹۱۸ء کے بجٹ میں ۵ لاکھ پونڈ ادا دینے کی تجویز ہو گئی ہے۔

ھوم رول ڈیپوٹیشن کا پہلا جرگہ ۳ اپریل کو ہندوستان سے روانہ انگلستان ہو جائیگا۔

اس ڈیپوٹیشن میں ایک ہندوستانی لیڈی صاحبہ بھی ہیں یعنی مسز سیرو جنی نیڈو

انڈین ڈیفنس فورس ایکٹ بابت ۱۹۱۷ء کی ترمیم کامل پیرگ ریزولیشن جیس لیجسلیٹو کونسل میں پیش در پاس ہو گیا۔

۱۷ مارچ کی رات کو سہارنپور کے تھیٹریکل کمپنی کے منڈوے میں آگ لگ گئی۔ مال نقصان بہت ہوا

بہار اور اڑیسہ کے لفٹنٹ گورنر صاحب ۴ اپریل کو پٹنہ سے پوری کو روانہ ہونگے۔

یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے ۲ مارچ ۱۹۱۸ء تک سٹیٹ ریلوے کی کل آمدنی میں ۹۲۳۵۱۹۶۴ روپیہ کا اضافہ ہوا

گذشتہ ہفتہ لودیانہ میں خاصی بارش ہو گئی ہے

کراچی میں ۱۵ مارچ کو خاصی بارش ہو گئی ہے

دہلی میونسپلٹی کی آمدنی میں ۶ فیصدی سے کچھ کم کا اضافہ ہوا ہے۔

دیسی شراب کے لائسنسوں کی نیلامی کے طریق سے شراب کی آمدنی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

تار برقیات

مغربی میدان

لنڈن ۱۷ مارچ - اس سہ پہر کا فرانسیسی مراسلہ رپورٹ دیتا ہے کہ غیمین ڈوس ڈیم کے شمال میں دونوں جانب سے سخت گولہ باری ہوتی رہی - اپنے توپخانہ کی محافظت میں جو جرمن توپ خانہ پر فائق ہے ہم نے کل شام کے وقت دریائے میوز کے بائیں کنارے پر علاقہ جیپی میں ایک خاموش یورش کی اور پوری کامیابی حاصل کی ہم دشمن کی خندقوں میں آٹھ سو میٹر کے محاذ پر ۳۰۰ میٹر تک آگے چلے گئے - اور تمام چھپے کے گڑھے اور ناکہ بندی کے مکانات اور دیگر تعمیرات کو برباد کر دیا اور ۸۰ آدمی گرفتار کر کے واپس لے آئے - تین آدمی تین رجمنٹوں کے افسر ہیں - ان کے علاوہ سات کلدار توپیں بھی ہم نے لے لیں - ہمارا نقصان بہت خفیف ہوا -

لنڈن ۱۷ مارچ - اس سہ پہر کا فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ گولہ باری کے بعد ہم نے ملاکورٹ جنگل میں کچھ دور تک یورش کی اور ۳۰ آدمی گرفتار کر لئے دشمن نے رات کے وقت دریائے میوز اور سیزوا کس کے درمیان مقامات پر سخت گولہ باری کی - مگر ہم نے بھی ترکی بترکی جواب دیا - ایک جرمن ہوائی جہاز نیچے اتار لیا گیا اور چار جہاز سخت زخمی کر دیئے گئے - ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کی مغربی قیامگاہوں پر اور دشمن کے محاذ کے عقب میں ۷۰۰ کیلو گرام بم پھینکے

لنڈن ۱۸ مارچ - ایک فرانسیسی مراسلہ اداری ہے کہ سیزو کے دہنے کنارہ پر دشمن کی گولہ باری سخت تھی - اور اس کے بعد جرمن نے سخت حملے کئے دشمن کے بڑے بڑے دستے ہمارے مورچوں کے پاس آگئے اور بیزن ورکس علاقہ میں بائیس ڈوس کا دریہی کے شمال میں سامو جینو کی سمت میں کئی جگہ پر ہمارے خطوط میں گھس آئے حملہ آوروں نے ہماری سخت آتشباری سے بہت نقصان اٹھایا اور ہماری اب مقاومت سے آکر پسپا ہو گئے - اس علاقہ میں خاصی گولہ باری ہو رہی ہے ہماری فوجیں بائیس ڈے مانکورٹ پر دشمن کی خندقوں میں ۱۴۰۰ میٹر عرض میں اور ۸۰۰ میٹر عمق میں گھس گئیں - گذشتہ رات دریائے میوز کے بائیں کنارہ پر جو قیدی ہم نے گرفتار کئے ہیں اُن کی تعداد ۱۰۲۶ تک پہنچ گئی ہے - جن میں متعدد افسر بھی ہیں -

رزمگاہ سقدونیہ

لنڈن ۲۰ مارچ - ۲۷ فروری ۱۴ مارچ کو جو بلغاریوں نے سونا سیٹیر پر گولہ باری کی تھی اس سے ۱۷ آدمی مارے گئے اور ۵۵ زخمی ہوئے جن میں مستورات اور بچے زیادہ تھے -

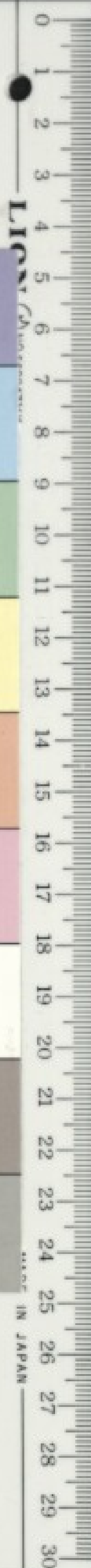
لنڈن ۱۸ مارچ - رائٹر کا کارسپانڈنٹ جو سقدونیہ میں برطانوی فوجوں کے ساتھ ہے کہتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ تمام قطعہ دوائیر میں جنگ کی زیادہ گرم بازاری رہی بخصوصاً برطانوی محاذ پر سٹرومہ اور ڈائرن محاذات پر برطانوی فوجیں دشمن کی خندقوں پر توپ خانہ کی گولہ باری میں ہوائی جہازوں کی یورشوں اور پیادہ فوجوں کے حملوں میں کامیاب رہے اور بہت سا سامان جنگ بھی اُن کے ہاتھ آیا - اہل سرویہ نے دشمن کے اخبارات نے اس بیان کی بڑے غیظ وغضب کے ساتھ تردید کر دی ہے کہ سرزمینہ کے ساتھ ایک جداگانہ صلح ہونے والی ہے -

رزمگاہ میسوپوٹامیہ

لنڈن ۱۷ مارچ بغداد - صلاخیہ جو حت سے آٹھ میل شمال مغرب کی جانب واقع ہے ۱۳ مارچ کی ایک خبر مظہر ہے کہ گزشتہ تین دنوں میں برطانیہ فوجیں جو دریائے فرات پر ہیں دشمن کے نزدیک آگئی ہیں - ۱۱ مارچ کو دو پہاڑی توپیں پوری کی پوری ہمارے ہاتھ آئیں اور کئی گڈے سامان جنگ کے

آبدوز کشتیوں سے جنگ

لنڈن ۱۷ مارچ - واشنگٹن - امریکن محکمہ جہاز رانی کے سکرٹری مسٹر ڈانیل نے کہا ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اتحادی آبدوز کشتیوں کے ساتھ جنگ کرنے میں بازی لے جائیں گے اور وہ یقیناً اور لگاتار جیت رہے ہیں - وہ کچھ کشتیاں پکڑ لیتے ہیں اور ان سے زیادہ کو ہلاک کر دیتے ہیں - جرمن اسقدر جہاز غرق نہیں کرتے کہ جسقدر دنیا اور بنالیتی ہے اور جب گرمیوں میں امریکہ اور برطانیہ بہت سے جہاز بنالینگے تو مشکل بہت زیادہ حل ہو جائیگی



اڈیٹوریل نوٹس

خدا کی محبت

(۳)

اب ہم نے اسباب پر غور کرنا ہے کہ جب ہم کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں جس سے خدا کی نافرمانی اور بیعزتی ہوتی ہے تو کیوں اُس پر نادم ہوتے اور افسوس کرتے ہیں؟ جب ہم کوئی اچھا اور پسندیدہ کام کرتے ہیں تو اپنے پیارے اور قابل تعظیم باپ سے شاباشی پاکر کیوں خوش ہوتے اور اپنے اندر تسکین پاتے ہیں؟ اور جب ہم اپنے معیار سے گر جاتے ہیں تو اُس شخص سے آنکھ سے کیوں آنکھ چُراتے ہیں۔ جو تنہائی، تاریکی اور ہمارے دل کے اندرونی خانوں کی باتوں کو بھی دریافت کر لیتا ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ضمیر کی اندرونی ہیکل میں ایسے موقعوں پر اپنے بُرے کاموں کے سبب سے ملامت کنندہ آواز کو برابر سنتے رہتے ہیں؟ ان تمام سوالوں کا جواب انجیل اور ہماری ضمیر بھی ایک جواب دیتی ہیں کہ وہ آواز خدا کی اپنی نیک پاک اور محبت کرنے والی روح کی ہے جو ہمارے دلوں کے اندر کام کرتی ہے وہ اپنے جوشِ محبت کے سبب سے ہمیں ہمارے گناہوں میں پڑے رہنے یا اُن ہی میں خوش رہنے دینا ہرگز نہیں چاہتی۔ اس کا مصمم ارادہ اور پختہ مرضی ہے کہ وہ ہم کو ہمارے گناہ چھلا اور اُس کی آلودگی سے علیحدہ کرے اور اُن گناہوں سے بچائے جو ہم کو ہماری اپنی ہی بہبودی اور آرام سے محروم رکھتے اور ہم کو ہمارے محبت کرنے والے آسمانی باپ کی رفاقت اور صحبت سے جدا کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم بیدار اور محتاج ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ہم کو اُس جدائی اور بیقراری سے پیدا ہوتا ہے وہ ہماری وہ پکار ہے جس سے ہم اپنے باپ خدا کو ایسی حالت میں ہو کر پکارتے ہیں۔ ہماری شرمندگی افسوس اور غمزدہ حالت اور بے اطمینانی کے یہی معنی ہے کہ خدا کی محبت نہیں چاہتی کہ وہ ہمیں چھوڑ دے۔ اور کہ ہم اپنے گناہوں ہی میں مر جائیں۔ وہی خدا ہمارے اندر شرمندگی افسوس، غمزدگی اور بے قراری پیدا کرتا اور ہمیں اُن کے زخموں سے شفا بخشتا ہے۔ ہمارا اپنے ہی ضمیر کی مسند عدالت کے سامنے پیش ہونا اُس کی لاجیاں اور باقی رہنے والی محبت کا جو ہمیں ہرگز چھوڑ دینا نہیں چاہتی ایک اور پہلو اور صورت ہے۔

اب آؤ۔ دیکھو کس طرح رحمت اور سچائی مل ہوئی ہیں۔ صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے سے بوسہ لیا ہے۔ ہر ایک والدین جانتے ہیں کہ محبت جس قدر زوراور اور پاک ہوتی ہے اسی قدر وہ اپنے پیارے فرزندوں کو شرارت اور آلودگی میں پڑا ہوا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتے۔ اُن کی محبت اُن کو اجازت نہیں دیتی کہ اپنے فرزند کو ایسی بُری حالت میں پڑا رہنے اور دکھ پاتے رہنے دیں۔ اور اصل وجہ یہی ہے کہ باپ کا طرزِ عمل اپنے برگشتہ بیٹے کی بابت اُس طرزِ عمل سے زیادہ سخت ہوتا ہے جو ایک منصف کو اُس کی عدالت میں ہوتا ہے۔ باپ اپنے بیٹے کی شرارت میں صرف یہی نہیں دیکھتا کہ اُس نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ بلکہ اُس بربادی کو بھی دیکھتا ہے جو اُس کے پیارے اور لختِ جگر پر آنے والی ہوتی ہے۔ اور جو اُس کی خصلت اور زندگی میں گھر کئے ہوئے ہوتی ہے۔ اپنی محبت اور بیٹے کی بربادی اور ہلاکت کا خوف ہی وہ چیز ہے جو باپ کو آمادہ اور مستعد کرتی ہے کہ اپنے بیٹے کو اُس کی شرارت سے جدا کر کے اُسکو روشنی میں لائے۔ اور اُس کی روح کو زندہ کر کے اپنے گھر واپس لے آئے اور یہی خدا کی راستبازی ہے یہ خدا کی محبت کی ضد نہیں۔ بلکہ خدا کی محبت کا ایک غنچہ ہے اور اُس کی یہ راستبازی پھول۔

یہی خدا کی وہ محبت ہے۔ جو خداوند یسوع مسیح نے اپنی شخصیت کے اندر بنی آدم پر ظاہر کر دی ہے۔ اور ہمیشہ وہ خدا کو اُس روشنی میں دیکھتے اور ہمیشہ دیکھتے رہیں گے۔ جس میں اُنہوں نے پیشتر ازیں کبھی نہیں دیکھا تھا مسیح کی کامل انسانی زندگی۔ نواتی قربانی۔ نجات بخش محبت ہیں۔ ایسی زندگی میں جو دوسروں کی بیغرضانہ خدمت کرنے میں بسر ہوئی۔ ایسی ہی زندگی میں جسکا حقیقی جلال اپنے آپ کو خالی کر دینے اور قربان کر دینے میں نمایاں ہے مسیح نے خدا کی ابویت اور محبت کو ظاہر کر دیا اور لوگوں نے دیکھ لیا کہ خدا مسیح میں ہو کر ہمارے درمیان سکونت کرتا ہے۔ خدا کی بابت یہ نیا تصور خود خدا ہی کی جانب سے دنیا میں آیا۔ مگر اس کا ظہور مسیح کے وسیلہ سے ہوا۔ اور صرف مسیح ہی کی شخصیت اور زندگی میں اُس کا کامل تجسم ہوا۔ لہٰذا پولوس رسول فرماتا ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دنیا کا میل ملاپ کر لیا۔" اور پطرس رسول اقرار کرتا ہے "کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ یہ اُن کا دلی یقین تھا۔ کیونکہ مسیح نے اپنی شخصیت اور زندگی سے اُن پر گہرا اثر ڈال دیا تھا۔ جو کچھ خدا انسان کے لئے کر اور بن سکتا تھا وہ مسیح نے اُن کے لئے کر اور بن کر دکھایا۔ اُس نے خدا کی بابت نیا یقین اور ایمان انسان کو عطا فرمایا۔ یہ خدا کی بابت نہایت ہی خالص اور کامل اور اعلےٰ تصور ہے جو کبھی بھی آدمی کے دل میں نہیں آیا۔ نہ تو کبھی فہم انسانی کی رسائی وہاں تک ہوئی اور نہ ہی کبھی ہوگا

خود قبل ازیں دنیا میں تھا۔ دنیا نے مسیح کے چہرہ میں خدا کے جلال کا نظارہ پایا۔ اب اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ انسان نے خدا کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا"۔ اس امر میں نئے عہد نامہ کے تمام مصنفین کا اتفاق ہے۔

شراب کا ٹھیکہ دیرکہ میں منسوخ ہوگیا

ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر جہاں تک کہ ہمیں علم ہے اپنا منصبی فرض بڑی تن دہی سے ادا کر رہی ہے۔ نہ صرف شہر امرتسر ہی میں بلکہ گرد و نواح کے قصبات اور دیہات میں بھی چنانچہ حال ہی میں موضع دیرکہ تحصیل و ضلع امرتسر سے لالہ پرن چند صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

حسب درخواست باشندگان دیرکہ تحصیل و ضلع امرتسر حسب سفارش جناب ڈاکٹر ڈیوسن صاحب بہادر و پنڈت نرنجن داس جی و لالہ نند لعل صاحب سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کے جناب صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر امرتسر نے ٹھیکہ شراب دیسی موضع دیرکہ سے منسوخ فرمایا ہے جس کے لئے ہم باشندگان دیرکہ جملہ صاحبان ممدوح کے شکرگزار ہیں۔ اور بہ اتفاق رائے رزولیوشن پاس ہوا کہ جملہ صاحبان موصوف کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اور پنڈت شام لعل جی سکرٹری برہمن سبھا لاہور کے بھی شکرگزار ہیں کہ جنہوں نے اس بارہ میں نہایت کوشش فرمائی ہے۔ اور چندہ واسطے دینے ٹمپرنس سوسائٹی کے جمع کر رہے ہیں جو عنقریب شکریہ کے ساتھ پیش کرینگے۔

کرسچن اینڈیور سوسائٹی کے مقاصد

کرسچن اینڈیور سوسائٹی کے کئی ایک خاص مقاصد ہیں جن کے برلانے میں وہ کوشش کر رہی ہے۔ اُس کا مدعا ہے کہ وہ مسیحی مختلف خدمات کے لئے بہت سے ممبر، بہت سی سوسائٹیاں۔ بہت سے باعمل اور سرگرم کارندے روحانی کام اور بے شمار روحانی نتائج اور پھل کے لئے پیدا کرے۔ امسال جس مطمح نظر کو زیر نظر رکھتے ہوئے کرسچن اینڈیور سوسائٹی نے زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ امسال اس کو بہت سے ایسے کارندے ملجاویں جو اپنی زندگی بھر مسیحی خدمت میں بلا اجرت لگے رہنے کا پورا پورا ارادہ قصد کر کے کام میں ہر طرح سے مشغول ہوں اور اُسی میں لگے رہیں گرچہ آجکل بباعث جنگی مطالبات اور ضرورت مسیحی جوان کثرت سے بھرتی ہو چکے اور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو نیز اُن کا فرض ہے اور ممکن ہے کہ سوسائٹی کی اس آواز کی طرف بہت لوگ متوجہ نہ ہوں۔ تو بھی مناسب طور پر یہ سوال ہر مسیحی کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے کہ کس بہترین طریقہ پر میں اپنے ملک کی خدمت کر سکتا ہوں؟ اور جب کوئی شخص اپنے دل سے اس سوال کا جواب لینے پر غور کریگا تو اُس پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ وہ کسی نہ کسی قسم کی مسیحی خدمت میں مشغول ہونے کے ذریعہ سے اپنے ملک کی اخلاقی اور روحانی فلاحیت کی خدمت اس طور پر ضرور کر سکتا ہے۔ خواہ وہ شخص یہاں ہندوستان میں ہو خواہ یہاں سے باہر جنگ پر جا کر سرکاری محکمہ میں کام کرے۔ مسیحی خدمت کے لئے کم بولنا اور زیادہ اپنے طرز معاشرت اور مسیحی نمونہ سے کر کے دکھانا زیادہ کامیابی اور باثمری اور مسرت قلبی کا موجب ہوتا ہے۔ مسیحی خدمت کے لئے ہر ملک اور ہر زمانہ اور ہر حالت موزوں اور موثر ہوتی ہے۔ کوئی ایسی حالت یا موقعہ یا مقام ایسا نہیں جہاں کوئی نہ کوئی مسیحی کام نہ ہو سکے۔

کامیابی کے اصل ذرائع

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب ہم اپنے کام کے کوئی فوری نتائج نہیں دیکھتے تو بے صبر اور بے دل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسا نہ ہونا چاہئے۔ لازم ہے کہ ہم محنت اور دیانتداری اور قناعت کے ساتھ اپنا مفوضہ کام کرتے رہیں اور نتائج کے لئے خدا پر بھروسہ رکھیں۔ کہتے ہیں کہ اٹلی میں ایک کرسچن اینڈیور سوسائٹی ایک اطالوی کارندہ کی برابر پرورش اور مدد ایک مدت تک کرتی رہی۔ ایک کارندہ نے دو آدمیوں کو غرق ہو جانے سے بچانے کی کوشش کرتے ہوئے آخرکار اپنی جان بھی گنوا دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کے شہر کی کلیساؤں نے اس کی اس لاثانی قربانی اور جاں نثاری سے متحرک ہو کر اطالوی مشن کے لئے ایک گرجہ بنا دیا۔ کرسچن اینڈیور کے جو لوگ اس اپنے کارندے کی پرورش کیا کرتے تھے اپنے کام کے غائبانہ نتیجہ سے بالکل ناواقف تھے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اُن کے اس کارندے کی امداد کا ثمرہ ملگیا۔ پس پوری اور حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اپنے کام کو عزت کی نگاہوں سے دیکھیں۔ اس سے پوری محبت اور دلچسپی رکھیں۔ اُس میں خوب مشغول رہیں۔ جانفشانی سے کوشش کریں۔ مخالفتوں اور غیر موزوں سامانوں اور حالتوں کے خوفناک تھپیڑوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے برابر اپنے کام میں دیانتداری سے محنت کرتے رہیں۔

ہنگری کی وزارت میں ایک یہودی

گذشتہ سال ہنگری کے شہنشاہ چارلس چہارم نے جو ہنگری کی وزارت قائم کی ہے۔ اُس میں ڈاکٹر ولیم واززونی

کا نام تامی بھی پایا جاتا ہے جو منسٹر آف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔ یہ بوڈا پسٹ کا باشندہ ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جبکہ ہنگری کی تاریخ میں ایک یہودی اس ملک کی کونسل میں ایسے اعلیٰ پولیٹیکل رتبہ پر مامور کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر واز سونی جو نئی وزارت میں زور آور آدمی کے خطاب سے ممتاز ہے بلحاظ پیشہ کے ایک قانون دان یا وکیل ہے۔ اس کی عمر اس وقت ۱۵ سال کی ہے۔ اس کا حسب نسب نہایت راسخ الاعتقاد یہودی خاندان سے ہے۔ وہ اس مرتبہ پر اپنی سخت محنتوں اور قربانیوں کی بدولت پہونچا ہے۔ اور وزراء ہنگری میں سے اکیلا ایسا شخص ہے جو نہ تو شاہی نسل سے ہے اور نہ ہی شریف خاندان ہی سے۔ ڈاکٹر واز سونی نے بوڈا پسٹ اور برلن کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی ہے۔ اور جب وہ کالج میں پڑھا کرتا تھا تو ہنگری کے ایک یہودی اخبار میں مضامین دے کر اپنا گذارہ کیا کرتا تھا۔ جب وہ بوڈا پسٹ میں مختار تھا تو اپنی فصاحت اور بلاغت کے سبب سے بہت مشہور ہو گیا تھا۔ اور اب ہنگری کے نہایت فصیح پبلک حکام میں سے ایک ہے۔ قبل ازیں وہ بوڈا پسٹ کی شہری کونسل میں کئی مرتبہ منتخب ہو چکا ہے۔ وہ اپنے شہر کے ساتویں ضلع کا جو ہنگری میں سب سے بڑا ضلع ہے نائیدہ بھی ہنگری کی پارلیمنٹ میں رہ چکا ہے۔ اس وقت وہ عام مصائب کے اصول کا پہلا اڈووکیٹ مشہور ہو گیا ہے۔ اس کی جدید اصلاحات میں سے ایک ڈیموکریٹک کانسٹی ٹیوشنل پارٹی قائم کرنا ہے۔ جسکا وہ بانی اور لیڈر خود ہے۔

باوجود اس عالی مرتبت اور اعزاز کے پایہ کے اس نے اپنے ان فرائض اور دلچسپی سے بھی تغافل نہیں کیا۔ جنکا تعلق یہودی معاملات سے تھا۔ چنانچہ وہ شہر بوڈا پسٹ کے سب سے بڑے یہودی عبادت خانہ کا وائس پریذیڈنٹ بھی ہے۔ اور یہودی جنگی امدادی کام میں بڑا بھاری عملی حصہ لے رہا ہے۔

بچھوا بوٹی سے پارچہ سازی

یہ ایک بوٹی ہے۔ جو چاڑوں میں اکثر پائی جاتی ہے مگر تا حال بیکار پڑی ہے۔ یہ بوٹی جرمنی آسٹریا ڈنمارک وغیرہ ممالک میں بھی پائی جاتی ہے۔ مگر بے کمیاب۔ جرمنی کے جنگل اور نہ ختی وزرا اس کی زراعت کیطرف بڑی توجہ دے رہے ہیں۔ اور اب جنگی ضروریات کی وجہ سے جو روئی کی سخت قلت ہو رہی ہے تو جرمنی۔ آسٹریا۔ ڈنمارک اور سوٹزرلینڈ میں اس بوٹی سے سوت نکالنے کی ایجاد کی جانب بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔ اور یقین کیا جا رہا ہے کہ روئی یا ریشمہ دار چیزوں کی صنعت وحرفت کے مقابلہ میں اس کی صنعت وحرفت کو بہت ہی بڑی کامیابی ہوگی۔ اور جرمنی کو بیرونجات کی روئی کا محتاج ہونا نہ پڑیگا۔ جرمنی نے اس بچھوا بوٹی سے سوت بنانے کے ہنر کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اب وہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے اس سے فائدہ اٹھانے کے طریق کو معلوم کر لیا ہے۔ ایک نئی جرمن کمپنی نے اس کام کا ذمہ اپنے اوپر لے لیا ہے۔ اس وقت اس کا دعوے ہے کہ امریکن کپاس کے بنسبت اس سے بہت عمدہ اور زیادہ سوت دستیاب ہو سکتا ہے۔ اور اگر اس کے سوت کو اونی سوت کے ساتھ ملا کر کپڑا بنایا جاوے تو اونی اور اس سوت کے کپڑے کے درمیان امتیاز کرنا بڑا مشکل ہو جائیگا۔ دیگر پارچات کی بنسبت اس کے سوت سے بنے ہوئے کپڑے پر رنگ بھی بآسانی چڑھ سکتا ہے اور نرخ میں بھی زیادہ ارزاں ہوگا۔ اسباب کے غلاف نرم اور ملائم کپڑے۔ اور سوٹ ہر قسم کے بن سکتے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس دعوے کی تصدیق تا حال نہیں ہوئی مگر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اس کپڑے سے ٹوپیوں کے استر اور پہننے کے کوٹ وغیرہ۔ ریت بھرنے کے تھیلے اور غالباً فوجی قمیضیں اور توڑے تیار کئے گئے ہیں۔

جرمنی میں اس کی کاشت

جرمنی میں اس پودہ کی کاشت دو طریق پر ہوتی ہے۔ یعنی ایک تو اس کے بیج سے اور دوسری اس کی قلمیں لگانے سے جب اس کی قلمیں لگائی جاتی ہیں تو وہ بڑی سرعت کے ساتھ بڑھتی ہیں۔ مگر جنگل زمینوں میں جہاں سایہ زیادہ ہوتا ہے پہلے سال میں اس کا بیج بونے سے بڑا مضبوط پودا بن جاتا ہے۔ اس کی قلمیں موسم بہار اور خزاں ہر دو میں لگائی جا سکتی ہیں۔ مگر بیج صرف موسم بہار ہی میں اگتا اور بڑھتا ہے تنوں سے جو فصل ہوتی ہے۔ وہ ماہ جولائی یا اگست میں ہوتی ہے۔ اور اس سے تاریں یا سوت نکالا جاتا ہے۔ مگر اکتوبر مہینے کی فصل سے چارہ پیدا ہوتا ہے۔ جرمن اور آسٹروی ماہرین فن نہ لکھتے ہیں کہ وہ اس کی پیداوار سے نہ صرف اپنے ہی ملک کی ضروریات بہم پہنچا سکتے ہیں۔ بلکہ بیرونی تجارت کے واسطے بھی کافی طور پر مہیا کر سکتے ہیں جنگلی بچھوا بوٹی سے دس فیصدی اور زرعتی بوٹی سے ۰۵ فیصدی سوت کی پیداوار ہو سکتی ہے ڈنمارک میں السی کی طرح پانی میں سڑا کر اس کا سوت نکالنا زیادہ پسند کیا جاتا ہے بنسبت اس کے کہ کسی کیمیاوی ترکیب سے ریشے الگ الگ

کے جائیں۔ لیکن ہاں یہ کام ڈنمارک میں ابھی تک اس لئے نہیں کیا جاتا کہ نہایت گراں اور سبک مشین نہیں ہیں۔ اور جرمنی میں مزدوروں کی قلت اور اس کی پیداوار کی گرانی کے سبب سے یہ کام تاحال بند ہے۔

بے آگ کے کھانا پکانا شمالی نیوزیلینڈ میں ایک ایسا علاقہ ہے کہ وہاں کے باشندے کھانا تو پکاتے ہیں مگر نہ آگ استعمال کرتے ہیں۔ نہ کسی قسم کا ایندھن۔ کیونکہ وہاں زمین میں جابجا بہت سے گرم پانی کے سوراخ پائے جاتے ہیں۔ جن میں پانی برابر کھولتا رہتا ہے۔ جب کوئی عورت چاول پکانا یا کوئی چیز اُبالنا چاہتی ہے تو پانی کا برتن اُس کھولتے ہوئے پانی کے سوراخوں پر جو نزدیک ہوتے ہیں رکھ دیتی ہے تھوڑی سی دیر میں برتن کا پانی کھولنے لگ جاتا ہے اور عورت اُس میں چاول پکا لیتی یا کوئی شے اُبال لیتی ہے۔ اگر گوشت پکانا ہوتا ہے تو اُن سوراخوں پر پہلے ایک جھنجھری یا جالی رکھ دیتی ہے اور ایک برتن میں گوشت ڈال کر اُس کو جھنجھری یا جالی پر رکھ دیتی ہے۔ زمین سے بھاپ اٹھتا ہے اور گوشت پک جاتا ہے۔ یہاں کے باشندے اپنی جھونپڑیاں ان سوراخوں کے نزدیک بناتے ہیں۔ یہ کھولتے پانی کے زمین دوز سوراخ اُن کے لئے قدرتی سٹووز کا کام دیتے ہیں۔

روزویلٹ مسٹر تھیوڈور روزویلٹ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اکیلے پریذیڈنٹ ہیں جنہوں نے غیر ممالک سے آرڈر آف نائٹ ہڈ کا اعزاز پایا۔ یعنی ابی سینیا کے سابق شہنشاہ منیلک نے اس کو آرڈر آف سالومن کی ایک بڑی صلیب کا اعزاز عطا فرمایا۔

اس منیلک کا دعویٰ تھا کہ وہ اسرائیل کے بادشاہ سلیمان اور سبا کی ملکہ کی نسل سے تھا جو سلیمان بادشاہ کے پاس اس کی حکمت سننے کو آئی تھی۔ اور اسی اثنا میں اُس پر فریفتہ ہو گئی تھی۔ روزویلٹ کے پاس اس اعزاز کا ایک ڈپلوما بھی ہے۔ مگر اس کا نشان واشنگٹن (امریکہ) کے ایک سرکاری محکمہ کے ایک کمرہ میں دیگر اُن بہت سے اعزازی نشانوں کے ساتھ رکھا ہوا ہے جو بیس سے زیادہ غیر ممالک کی حکومتوں کی طرف سے امریکہ کے اظہار شکرگزاری کی یادگاریں دیئے گئے ہیں۔

پنجاب کی تعلیمی حالت پنجاب کی تعلیمی حالت جیسا کہ پنجسالہ تعلیمی رپورٹ سے روشن ہے۔ بڑی اطمینان بخش ہے چنانچہ اس پنجسالہ عرصہ میں جو سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء سے ختم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں مدرسوں وغیرہ کی تعداد ۷۴۰۰ سے بڑھ کر ۹۳۰۰ تک ہو گئی ہے۔ اور طلباء کی تعداد ۳۸۱۰۰۰ سے ۴۷۰۰۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔ بہت سی نئی عمارتیں تعمیر ہو گئی ہیں۔ استادوں کی تنخواہوں اور تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اور ٹرینڈ اُستادوں کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے سنہ ۱۹۱۶ء کا کل خرچ ۱۰۹ لاکھ روپیہ ہوا مقابل میں سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء کے ۶۷ لاکھ روپیہ کے خرچ کے اس اضافہ کی خاص وجہ امپیریل گورنمنٹ کی فیاضی ہے۔ تعلیم کے دیگر شعبوں میں بڑی سرعت کے ساتھ توسیع ہو گئی ہے۔ اور استادوں کی ترقی یافتہ قابلیتوں اور نگران حال اور معائنہ کنندگان کے انتظام سے تعلیم کا عام معیار گذشتہ پانچ برسوں کے عام معیار سے کہیں بڑھا ہوا ہے۔

پالیٹکس کے بارے میں لارڈ رونالڈشے کا مشورہ طلباء کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ڈھاکہ کالج کے یوم تقسیم انعام پر لارڈ رونالڈشے نے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکثر سوال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ پولیٹیکل جلسوں میں طلباء کو شریک ہونے سے کیوں روکتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم یہاں تعلیم پانے کے لئے آئے ہو۔ یہ وہ وقت ہے جبکہ تم اپنے نفس اور خصائل کو صورت دے رہے ہو۔ پولیٹیکل سوالات کو ہرگز ہیچ اپنے خیالوں میں سے خارج کر دو اور اپنے اتالیقوں اور یونیورسٹی کے فیلوز کے ساتھ ان سوالات پر بحث کرو مگر سنجیدہ اور معقول طریقوں سے۔ اچھا ہے کہ تم اپنے ملک کے مستقبل کے مسائل کا مقابلہ کرو مگر پولیٹیکل تقریروں کو سننا امر دیگر ہے۔ مقرر لوگ اپنی تقریروں میں اس سوال کا صرف ایک ہی پہلو پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ اپنے سامعین کی عقل سے نہیں بلکہ جذبات سے اپیل کرتے ہیں۔ میں اپنے تجربے سے تقریر کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میں ایک پولیٹیشن ہوں اور میں نے پولیٹیکل پلیٹ فارم پر سے سامعین کے سامنے تقریریں کی ہیں اور انہیں اس امر کی ترغیب دینے کی کوشش کرتا رہا کہ میرا نقطہ خیال ایک ہی ہے۔ اگر تم اپنے فیصلہ (یا امتیاز) کو کھینچا تانی سے باز رکھو تو تم ضرور اس سوال کے ہر دو پہلو دیکھو گے۔ یہی وجہ ہے کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ حتی المقدور ان سوالات پر اپنے اتالیقوں کے ساتھ اور آپس میں بحث مباحثہ کرو مگر اپنے وقت کو پولیٹیکل جلسوں میں ضائع نہ کرو یا شاید بہتر ہوگا کہ میں یوں عرض کروں۔ بنگال گورنمنٹ نے ایسی میٹنگوں میں طلبا کے حاضر ہونے کے خلاف کوئی قطعی ممانعت کرنا ضروری نہیں سمجھا ہے۔ کیونکہ وہ طلباء پر اعتماد رکھتی ہے کہ وہ اپنی خواہشات کی توقیر کریں گے اور بہ حیثیت مجموعی جہاں تک اس پریذیڈنسی کو سروکار ہے وہ اس امر میں ناامید نہیں ہوتی ہے۔



تب اُن دونوں کی آنکھیں کھل گئیں

گناہ کا دنیا میں آنا اگرچہ بادی النظر میں ایک عجیب و غریب اور حیرت افزا اور خدا کی مرضی کے خلاف نظر آتا ہے تو بھی اُس سے خدا کی محبت کے ظہور میں آنے کا بلاواسطہ نظریہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ رضا الٰہی یہی تھی کہ انسان ایک بااخلاق ہستی ہو تو بھی اُس کا منشا یہ تھا کہ انسان نیکی اور بدی ہر دو کو جان لے۔ اور ہم تجربہ سے جانتے ہیں کہ بدی کی بُرائی اور نتائج کا معلوم ہو جانا ہی وہ خاص موجب ہے جس کے سبب سے بنی آدم اخلاقی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ہمارے پہلے والدین کی برگشتگی کا جو بیان جو بیان پیدائش کی کتاب میں مسطور ہے اُس کا تصور بالکل درست ہے۔ انسان کی ابتدا طبعی حالت میں ہوئی۔ وہ حیوانات کی مثل اپنے جوشوں اور جذبات اور خواہشات کا پیرو تھا اور بُرے اور بھلے کی شناخت سے وہ ایسا ہی کورا تھا جیسے حیوانات جو اُس کے گردو پیش تھے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اِس واقعہ سے پیشتر بُرائی یا بھلائی۔ گناہ اور ثواب کا انسان کو احساس تو درکنار تصور بھی نہ تھا۔ مگر آدم کی برگشتگی کے عین وقت سے وہ لمحہ شروع ہوتا ہے جبکہ اُس کی روحانی ارتقا کا آغاز ہوا۔ اِس وقت تک "ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے"۔ مگر فوراً ہی اُس پھل کے کھاتے ہی "اُنہیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں"۔ اُسی وقت انسان گویا حیوانات سے جُدا اور ممتاز ہوا۔ انسان اور حیوان یا حیوان ناطق اور حیوان مطلق کا مابہ الامتیاز نمودار ہو گیا اخلاقی ترقی کے میدان میں یہ اُس کا پہلا قدم تھا اور یہ پہلا قدم اُس نے غلط کاری کے ذریعہ سے آگے بڑھایا۔ ہم اِس کو برگشتگی اس لئے کہتے ہیں کہ اُس نے اِس اخلاقی بلندی پر چڑھنے میں تیزی سے چھلانگ ماری۔ مگر صرف یہی اکیلی حقیقت کہ اُس وقت نیکی اور بدی کی شناخت میں اُس کی آنکھیں وا ہو گئیں۔ اِس امر کو منکشف کر دیتی ہے کہ اُسی وقت خدا کی روح نے آدم کی روح سے کلام کیا۔ یا بہ الفاظ دیگر اُسی وقت آدم خدا کی آواز سننے کے قابل ہو گیا۔ اور اگرچہ اُسی لمحہ سے لیکر اب تک انسان بنظر علم الحیوانات حیوان مطلق کے مشابہ ہے تو بھی علم النفس کے مطابق وہ خدا کی صورت پر ہے۔ اُس کے اندر جو طفل روح تھی اپنے اپ روح یعنی خدا کی الزام و تنبیہ آواز کو "ٹھنڈے وقت" اپنی روح کے باغ میں سننے کے قابل ہو گیا۔ اُس وقت اُس نے حیوانات کے درمیان اپنی بودوباش کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہدیا۔ اور اگرچہ اُس کا یہ سفر بہت لمبا اور دکھوں سے بھرا ہوا تھا تو بھی اپنی منزل مقصود یعنی "خدا کی صورت" کی جانب روانہ ہو گیا۔ اِس سفر کے لئے ضرور تھا کہ وہ شجر ممنوعہ سے پھل کھائے۔ اِس کے سوائے اُس کے سفر کی کوئی راہ نہ تھی۔ "خدا جانتا ہے کہ جس دن اُس سے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو گے"۔ "اور خداوند خدا نے کہا۔ دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا"۔ آزمائش کا دروازہ غم و الم کا طوفان۔ محتاج بالغیر ہونے کا احساس اور خدا پر بھروسہ رکھنا وہ ضروری اور اہم لوازمات تھے جن سے آدم فی الحقیقت انسان بن گیا۔ اِسی معنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا بدی کو پیدا کرتا ہے (یسعیاہ ۴۵-۷) یا اخلاق نیکی کی خاطر اُس کو ظاہر ہونے دیتا ہے۔ اِس کے سوا کے اور کوئی راہ ہی نہ تھی۔

بدی سے بچنا ضروری ہے

اب اگرچہ بدی کا وجود دنیا میں قایم ہے اور وہ اخلاقی وجود کے لئے نہایت فضیلت کا موجب ہے۔ تو بھی اِس سے یہ مقصد اور مراد نہیں ہے کہ ہم اِس کو عمل میں لا کر اخلاق کے اعلےٰ معراج تک پہنچ سکتے ہیں۔ بلکہ نیکی کا حُسن اِس سے اور زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ ہمارے اندر اِس سے آزاد ہونے۔ اُس کو ڈھونڈ کر نکالنے اور برباد کرنے اور مرتے دم تک اُس کے ساتھ جنگ کرنے ہی کے ذریعہ سے اُس اعلیٰ معراج تک ہماری رسائی ہو سکتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ بدی دنیا کے جواہر میں سے نہیں ہے۔ بلکہ عوارضات میں سے ہے محض ایک حادثہ ہے جس سے ہم کو بچنا لازم ہے اور دنیا کا انتظام اور طبیعت عالم ایسا ہی واقعہ ہوا ہے کہ ہم بدی پر فتح حاصل کریں اور اُس کو دنیا میں سے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں۔ کیونکہ مخلوقات کمال آرزو سے خدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔ اِس لئے کہ مخلوقات بطالت کے اختیار میں کر دی گئی کہ مخلوقات بھی فنا کے قبضہ سے چھوٹ کر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائے۔ یہ ظاہر ہے کہ دنیا کی ترتیب انسان کی برائی کی بہ نسبت زیادہ زور آور ہے اور وہ اُس برائی کو دباتی اور بےجان کرتی ہے حتی کہ جب انسان خدا سے باغی ہوتا ہے تو اُس وقت بھی وہ خدا کے ساتھ مل کر بدی کی مخالفت ہی کرتا ہے خدا کے طبعی اور اخلاقی قوانین کی خلاف ورزی دکھ اور موت کا موجب ہوتی ہے اور انسان کی اخلاقی طاقت کو متحرک کرتی ہے۔ اور سچی روحوں کو بیدار اور ہوشیار اور تیار کرتی ہے کہ وہ بدی کے ساتھ جنگ کریں اور تمام معاشرتی بدی اور خرابیوں کو دنیا سے خارج کر دیں۔

(ایڈیٹر نامہ نگار کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے۔)

ہماری پرارتھنا کی بڑہائی سُسماچار کی چڑہائی

ہمارے منگل سماچار کے جس ادھیائے کو کھول کے کسی شلوک استوتر کو پڑھئے اُس میں وہ معمور (بھرا) ہوا ہے کہ جس کا شواد مین لوک کے پدارتھوں میں نہیں ملتا ان شلوکوں کے ایسے سادھارن شبد ہیں کہ مورکھ سے مورکھ سمجھ سکتا ہے اور ایسے گوڑھ بھی شبد ہیں کہ بڑے سے بڑے ودوان نہیں سمجھ سکتے۔

آج اُنیس سو اٹھارہ برس ہوتے آتے ہیں کہ اس منگل سماچار کو سادھارن اور سائینہ بدھ کے لوگوں کی لیکھنی دوارہ پوتر آتما کی پریرنا سے لکھایا گیا۔ اس بیچ میں ایشیا دیپ اور یوروپ کھنڈ کے ودوانوں و ناستکوں نے اس کے نشٹ کرنے میں کسی بات کو اٹھا نہ رکھا۔ پرنتو ہم جانتے ہیں! جیوں جیوں اس کے نشٹ کرنے کی چیشٹا کی گئی تیوں تیوں اس کا ادھک پرچار ہوتا گیا۔ اس سمئے ایشیا دیپ میں ہمارے بہت سے مشنریز کے رکت بہائے گئے چین دیش میں جیسے جیسے دکھ سہے۔ مانو منگل سماچار سنایا گیا اس سمئے تک سہن کو سمرن کر کے نیتروں سے برکھا ہونے لگتی ہے۔ پروہ گورو دیو منگل سمے کے چرنوں کا پرتاپ کہ چین پربھو کا ہوگیا۔ چین دیش کی بودھ دھرم سنایا ہوئی اس کا کارن مشنریز اور زوردیش پرچارکوں کے رکت بہانے کا پھل ہے۔ اس سمئے ہماری لیکھنی اور دیشوں کے اتہاس کی اور نہیں بڑھیگی کیول اپنے پریہ بھارت ورش کی اور۔

ہمارے دیش میں مشنریز بھرا آنگنوں آڑو کہ ہوئے اور سہتے بھی ہیں۔ پرنتو ان کشٹ اور کلیشوں کو سہو گی مشنریز کچھ نہیں سمجھتے آج کل نیو لائیٹ والے ریفارمروں نے یہ چیشٹا کی کہ جہاں تک ہو ناصری ناتھ دھرم کی جڑ ایک دم کاٹ کوٹ کے پیاویں۔ آریہ سماج تو یہی کہتا ہے کہ جب سے دیانند سرسوتی جی نے اپنا سماج کھڑا کیا تب سے کرسچن لوگوں کی اونتی رک گئی۔ پرنتو یہ سرتھا متھیا ہے۔ ستیہ تو یہ ہے کہ جب سے سوامی دیانند سرسوتی جی نے اپنا سماج نکالا اُس سمئے سے ہم لوگوں کو سُسماچار کے پرچار میں بڑی سُگمتا پراپت ہوگئی۔

اسقات ہندو دھرم میں جو کیول کلپت کہانیاں اور ریتیں تھیں اُن کو آریہ سماج نے مثابشر کے الگ رکھ دیا ہم مشنریز کے لئے اُس بڑے بیابان کو کاٹ کے چورس کر دیا۔ اب کیول بیچنا بچھانا ہمارے اُپدیشکوں کا کام ہے بیچنا بچھنے کی دیر ہے کہ شیگرہ ناصری ناتھ کے سُگندھ پر آ کے براجمان ہونگے۔ جے جے!

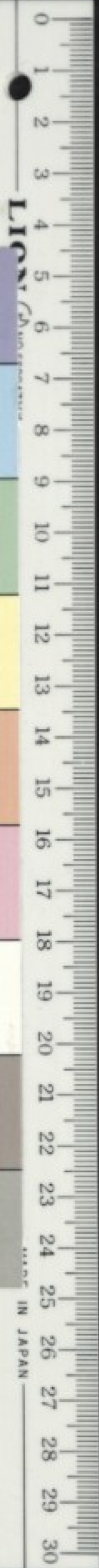
دیو سماجی لوگوں نے ہماری مکتی فوج والوں کے سدھانتوں کو ادل بدل لیے گننے سے ہمیں مشت کیا کہ ہم کرسچن مشنریز اُن کا اُپکار سدیب مانتے رہیں گے ان لوگوں نے ہمارے لئے دو چار پوڑھی کی کر دیں۔ دیو سماجیوں میں سے جو لوگ پربھو کے شرناگت ہوتے ہیں وہ سچے کرسچن ہوتے ہیں۔ پنجاب دیو سماج کے چیلوں میں سے ایک یو ابرش برہم داس نامک تھے جنہوں نے ستیہ دیو کو گرہن کیا اور پرانت نام نتھانیل پریم داس رکھا گیا۔ جو آج کل پنجاب کے کسی نگر میں دیسی منسٹر کے پد پر ہیں۔ ستیہ تو یہ ہے کہ دیو سماج کے دوارہ ہم کو بہت ہی کچھ سہایتا پراپت ہوئی اور آگے پراپت ہونے کی آشا ہے جے جے!!

سناتن دھرمی لوگوں کا کتھن یہ ہے کہ ہم لوگ آدر اتادی دھرم کا پرچار کرتے ہیں پرنتو نیائے کے کانٹے پر تولنے سے ٹھیک سدھ ہوتا ہے کہ جو کچھ سناتنی لیڈران کر رہے ہیں اور جن کو سدھار کہہ رہے ہیں۔ وہ سب ہم لوگوں کی پستکوں کرسچن مشنریز کے لیکچروں سیچوں کا سار ہے۔ وہ سب باتیں جو ہم مشنریز کو کرنے کو تھیں وہ سناتن دھرمی آپ ہی آپ کر رہے ہیں۔ اب ان لوگوں میں جگت ناتھ ہمارے گرو سوامی شیگرہ پوتر آتما کے دوارہ اپنا کام کریگے اور ہندو سناتن دھرم یتھیہ سناتن دھرم ہو جائے گا۔ جے! جے!! جے!!!

سفر مینا جب سینا اپنا کوچ کرتی ہے اُس کے پرتھم ایک سینا جاتی ہے جو مارگ کے کانٹے کاٹ کرٹ نیچ اونچ کو ٹھیک ٹھاک کر کے مارگ چلنے یوگیہ بنا دیتی ہے۔ کرسچن مشنریز سالویشن آرمیز کے لئے بھارت ورش کے نیو لائیٹ کے لیڈران سفر مینا پلٹن کا کام دے رہے ہیں۔ اب کرسچن آرمیز کو مارچ کرنا اوچت ہے

سُسماچار کی چڑہائی۔ پریہ پاٹھکو یہ بات آپ پر بھلی بھانت پرگھٹ ہے کہ گپت چروں کا گپت ریتی سے سوتنتل۔ موزل۔ رہیں۔ اتیادی سب میں کاریہ چلتا رہتا ہے۔ اس سمئے ہم کیول یہ سدھ کرنا چاہتے ہیں کہ ریچن میں گپت چروں دوارہ ایسے ایسے اوبھت کاریہ کئے جا رہے ہیں کہ جس کا ہم نہیں کر تی۔ اور ادھر اُدھر کے درشٹانتوں کو کیوں دکھایا جائے۔ کیول گورو دیو کے وید (ہولی بائبل) کو دھیتی سے پرکاشت وا کیتک دیکھ جائے تو آپ پر سپشٹ بھانت سے پرگھٹ ہو جائیگا کہ بنا گپت چروں کے کچھ کاریہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دھرم کے رشی منی۔ اچاریوں نے جو کچھ کیا ہے اُس کی ساکشی چیچ ھسٹری دے رہی ہے۔ اس وشے پر پھر کسی سمئے لکھا جائیگا۔

سنیاسی مشن۔ گورو دسوامی



ناصری ناتھ کیلئے مشنی ہی کی استھاپنا ہے کہ مہاراج نے گپت چرچ کی نیو اپنی بال اوستھا ہی میں ڈالی۔ یعنی دیسی گپت چرچ نہیں تھی۔ دیکھئے آج ۱۹۱۸ برش ہونے آتے ہیں کہ ہمارے دھرم کے بڑے سے بڑے ودوانوں نے پتہ نہ لگا پایا کہ گورو نارائن نے اپنی ننھی اوستھا میں ایک یگ بمک کیا کاریہ کیا۔ سنئے ابھی ہم اپنے ایسٹرن اور ویسٹرن بھرآ گنوں کو وشواس دلاتے ہیں کہ ہمارے قران کرتا نے گپت ریتی سے

سماچار کی چڑھائی کی سنیاسی مشن

آجتک اسی نیو پر دوار دیکھے جا رہا ہے۔ جو پربھو نے اپنے آپ ڈالی تھی۔ ناصری ناتھ مشن کی جتنی شاکھائیں ہیں سب گپت ریت سے اپنا اپنا کاریہ کل جگت میں کر رہی ہیں اور دن پرت دن ادتی ہوتی جاتی ہے۔ پرنتو سنیاسی مشن گورو نارائن کے مشن کی گپت شاکھا ہے۔ جو دن رین اپنی گپت چرچ کے نیم انوسار موکش داتا کے کاریہ اور دھرم پرچار کے پھیلانے میں تن من دھن سے لگ رہا ہے۔ سنیاسی مشن کے لیڈران نے اپنے بل۔ بدھ کو پرارتھنا میں لگا رکھا ہے "یہ گپت چرچ مشن" پرارتھنا ہی دوارہ پرتیک کاریہ میں سپھلتا پراپت کرتا چلا آ رہا ہے۔ ہمارے مشن کے اچاریہ گن جب تک پرارتھنا کا اوتر نہ لے لگے ہی رہتے ہیں کسی کسی پرارتھنا کے اوتر میں یگ کے یگ بیت جاتے ہیں۔ پرنتو ہم لوگ نراس نہیں ہوتے کسی کوی مہاتمے کا واکیہ ہے "دھیرے دھیرے دھیریاں دھیرے ساون ہوتے۔ مالی سینچے ساغرا رتو آئیں پھل ہوئے"

اب اپنے لیکھ کے ہیڈنگ پر آتے ہیں۔ ہماری پرارتھنا کی بڑائی سماچار کی چڑھائی کی اور اپنی لیکھنی کو پھیرتے ہیں۔ سنیاسی مشن گیروں سے پرارتھنا میں لگ رہا ہے کہ ہمارے سیوک مشنریز جو پرتھوی کے چپوں اور پربھو کے سماچار کو پرچار کر رہے ہیں۔ ان میں گورو سوامی اپنی پوتر آتما کے دوارہ یہ بات ڈالیں کہ ناصری ناتھ پنتھ کے جتنے مشنس ہیں سب کے سب ایک چت من ہو کے سماچار کی چڑھائی کے لئے تیار ہو جائیں۔

اب آنند پورک پرکاش کرتے ہیں کہ گرو دیو نے ہماری پرارتھنائیں سنیں اور ہمارے بھرآ گن ویسٹرن مشنریز میں سماچار کی اگن پرکاش کر دی۔ جب سے آپ سب میں یہ "سماچار کی چڑھائی" (بشارتی دھاوا) آرنبھ ہوئی ہے اس سمے سے ہمارے مشن کے لٹپیس نے تین گھنٹے دن میں اور تین گھنٹے راتری کے پرتیک منڈلی میں سپیشل پرارتھنا بشارتی دھاوا والوں کی سپھلتا کے لئے نیت کئے ہیں۔ یہ گپت چرچ مشن آپ سب کی سپھلتا اپنی پرارتھناؤں اور یوگا بھیاس کے پھل کو دیکھ کے پھولا نہیں سماتا سمرن رہے کہ سنیاسی مشن گپت چرچ سیوک کرشچین منڈلی (کلیسیائی خفیہ سوسائٹی) اس سمے تک اپنے گپت چرچ کاریوں اور سدھانتوں کو نہ بدلے گی۔ جب تک ہمارے ویسٹرن مشنریز بھرآ گن کل جگت کو بپتسمہ نہ کریں گے۔ اور پرتیک جاتی "قوم" گورو نارائن کے سنگھاسن کے سنمکھ ساشٹانگ ڈنڈوت نہ کرا دینگے۔ اس سمے یہ گپت چرچ مشن اپنی اس ڈیوٹی سے ادھار ہو جائیگا۔ جو گورو سوامی نے اپنی بال اوستھا میں گپت چرچ ہوکے سماچار کی چڑھائی (بشارتی دھاوا) کا اپدیش ہماری مشن کے پراچین لوگوں کو دیا تھا۔ اور پھر ہم اور آپ گلے مل کے آنند کے ساتھ پربھو کے سنگھاسن کے سنمکھ کود رنگ کھیلیں گے۔ اور اپنے قران کرتا کے ہاتھوں وہ پرشاد پائینگے جس کی پرستا ہول ایبل کر رہی ہے۔ **بولو ناصری ناتھ کی جے! جے!! جے!!!**

آج ہماری پرارتھنا کی بڑائی سماچار کی چڑھائی صپھل ہوئی۔ اب آپ کا سمے ادھک نہ لیا جائیگا۔ یدی گورو دیو نے انوگرہ کیا تو شیگرہ لیکھنی دوارہ نور افشاں کے ریمس سٹیج میں پھر کوئی نیا ڈرامہ ہوگا۔

آپ کا (ریلجس) منسٹر سوامی زبھیا تند بھارتی۔
اچھا پورم

غزل

ہو گیا جو ذبح وہ اللہ اکبر اور ہے۔
خوں خریدے جسکے ہم ہیں وہ پیمبر اور ہے
دیکھا جگر عبث تیر حرم بے فائدہ۔
اے دل ناداں خدا کے رہنے کا گھر اور ہے
کیوں یسوعی نام کی خاطر ستاتا ہے جہاں
حشر میں کیا خیر جیسے کوئی داور اور ہے
سیل دریائے تخالف سے نہیں کچھ ڈر ہمیں
نیو اس گھر کی پڑی جس پہ وہ پتھر اور ہے
حرص محمدی میں پیری مرشدوں کی دیکھلی
بنکے خادم جس نے خدمت کی وہ سرور اور ہے
تو بجھا دیتا ہے پیاس اے چشمہ آبحیات
جو بڑھا دے تشنگی وہ حوض کوثر اور ہے
چھوڑ سب کا آسرا اب پیروی عیسے کی کر
اے نقیب زن جنت الفردوس کا در اور ہے
کہتا ہوں شیطاں سے لیکر ہاتھ میں انجیل پاک
اس ظہور مرد عیسے کا یہ خنجر اور ہے۔

راقم:- مہدی مسیح۔ بکرک مشن انڈسٹریل سکول فتح گڑھ۔

بیاس کانفرنس

اے۔ پی مشن ٹیچرس بیاس کانفرنس

منعقدہ ۲۸ فروری تا ۳ مارچ ۱۹۱۸ء

بیاس کانفرنس جو کہ قریباً سات سال سے جاری ہے اُس میں لاہور سے ڈیرہ دون تک اے۔ پی مشن کے جتنے عیسائی اُستاد۔ ہیڈ ماسٹران و منیجر ہوتے ہیں۔ اور سابقہ فورمن کالج کے پروفیسران وغیرہ فخر شمولیت حاصل کرتے ہیں۔ بندہ اکثر ہر سال ایسی ایسی کانفرنس جہاں منعقد ہوں اُن کی مختصر کارروائی اخبار میں دے دیا کرتا ہے۔ تاکہ ناظرین بھی حاضرین کی طرح حظ اُٹھائیں۔ امسال کانفرنس کا لب لباب عیسائی نمونے کا تھا۔ مختلف طرح سے لیکچرار ایسے ہی نمونوں کے اظہار کے لئے زور دیتے رہے۔ اور سامعین جن کے بہت مستفیض ہوئے ۲۸ فروری کو شام کے وقت ابتدائی مجلس کی میٹنگ بطور افتتاح کانفرنس قریباً ۷½ بجے شام کی آپ کا سبق ایمان پر تھا۔ آپ نے بتلایا کہ ہم عام بیوپار سوپار میں اعتبار پر کام چلاتے ہیں بنک چلتے۔ ہنڈی پرچے چلتے ہیں۔ پھر کسی کا شخصی لین دین کا حساب سمجھئے۔ یہ بھی اعتبار پر ہے۔ اس طرح اُس دنیوی اعتبار کو اگر دینی پہلو میں لے جائیں تو اُس کا نام "ایمان" قرار دیا جا سکتا ہے۔ اماؤس کے اُن دو شاگردوں کا ذکر وہ صرف ایمان کی بنیاد تھی۔ حضرت ابراہیم جو مجسم ایمان کا موڈل تھے سب سے بڑھ کر ہمارے خداوند یسوع مسیح جو کہ روزہ اور نماز کا عملی مجموعہ تھے۔ اور ہر وقت خداوند تعالےٰ سے مخاطب رہتے تھے۔ یہی قرب اور نزدیکی ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

احقر کے پاس مضمون تو پورے چار دنوں کے نوٹ کئے ہوئے ہیں مگر بوجہ جلدی اخبار میں انضباط کرنے کے نہایت مختصر طور پر پیش ناظرین کرتا ہوں۔ پہلے دن پادری آر پیسن صاحب نے بتلایا کہ اصلی روح سے منور عیسائی کے خاص معنے یہ ہیں۔ کہ اُستاد ہیڈ ماسٹروں کے خوش کرنے کے یا منیجر کے خوش کرنے کے لئے کام نہ کرے بلکہ وہ خدا کے خوف میں ایماندارانہ کام کرے۔ کسی عادت میں نہ پڑے حتیٰ کہ سگریٹ نوشی بھی نہ کرے۔ اُستاد میں تین باتیں ہونی چاہئیں۔ (۱) ہم خود روح کا جلوہ دیکھیں۔ تب دوسروں کو سکھا دیں (۲) ہم میں ایمان کی زندگی ہو جاوے۔ (۳) ہم روح سے بھرپور رشتہ ہوں۔ مسٹر فرگر صاحب جو ڈیرہ دون سکول کے پرنسپل ہیں۔ آپ نے (۱) بدن (۲) روح (۳) دماغ کا تعلق بتلایا۔ آپ نے بتلایا کہ اُستادوں کو بھی ورزش کرنی چاہئے مختلف کھیلیں سکول کے کام کے بعد کرنی چاہئیں۔ کیونکہ صحت اور جسم ہمیشہ دماغ کے لئے مقوی ہوتا ہے۔

مسٹر ایف۔ جے سنگھ صاحب کی چیرمینی میں مسٹر کے ایل رلارام ہیڈ ماسٹر مشن سکول لاہور نے اُستادوں کی جسمانی حالت کا فوٹو کھینچا کہ اُستادوں کی لاعلمی میں لڑکے بڑے بڑے خفیہ گناہوں میں پڑ جاتے ہیں۔ جن کی خوب پڑتال اور تفتیش مختلف اشاروں سے اور بڑے لڑکوں کو کھلے الفاظ میں منتقبہ کرنا چاہئے۔ تاکہ ایسی بیماریوں کے شکار صغیر سن لڑکے نہ ہو جائیں۔

پادری کلارک نے اُستادوں کو ترمیم پراویڈنٹ فنڈ یا زندگی کے بیمہ کے لئے بہت ہی سودمند لیکچر دیا۔ اور کفایت شعار اور اپنی اولاد کو پرورش کی پیش بینی کرنے کا اچھا موقعہ ہے۔

مسٹر گھوش نے کالیچرن بینرجی کی سوانح عمری کا ایک ایسا اعلےٰ فوٹو کھینچا جو کہ موڈل لائف کا اعلےٰ معیار تھا۔ کہ وہ جیلپور میں انٹرنس پاس کر کالج گیا۔ اور ۱۹ برس کی عمر میں کالج کا کورس ختم کیا۔ اور اعلےٰ ڈگریاں اور میڈل پائے۔ ڈاکٹر ڈف نے آپ کو بپتسمہ دیا۔ اور ۱۹۰۷ء میں گذر گیا۔ اگرچہ پادری خود نہ بنا مگر وہ کام منادی آزادانہ کر لینے وکالت کرنے کی کہ بڑے بڑے پادریوں نے نہیں کی۔

مسٹر میکی نے محبت پر بہت ہی پُر اثر وداعی لیکچر دیا۔ کیونکہ آپ ولایت کو بہت جلدی تشریف فرما ہیں۔ یہ تو ہماری زہے قسمت کہ آپ کا آنا گویا فرقت کے روتے دلوں کو ہنسانا ہوا۔ آپ کی ہمدردی اور خیرخواہی ضرب المثل ہے۔ اور سچ پوچھو تو بیاس کانفرنس ہی آپ ہی ذات خاص کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہم تو دریائے بیاس کی طرح بے آس ہی تھے۔ پر آپ نے بے آس سے با آس کرنے کے لئے بیاس میں بلایا۔ دس کنواریوں کی تمثیل سے آپ نے وفاداری اور ہوشیاری کی نصائح ہماری عملیہ زندگی کے لئے بتلائیں۔

مسٹر جلال الدین نے جو کہ جالندھر مشن ہائی سکول کے بارعب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ آپ کی زباندانی اور فصاحت سے بلاغت کے پھول جھڑتے تھے۔ آپ نے ہمارا شخصی تعلق مسیح سے اور جماعت سے ان دونوں میں مقابلہ کیا۔ آپ نے شخصی تعلق پر ایسا گہرا مضمون بتلایا کہ ہم بہت دھوکا کر رہے ہیں۔ یاد رکھو خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا۔ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹیگا۔ یاد رکھئے ناظرین بندہ کسی کا خوشامد پرست نہیں ہے اور نہ کوئی الفاظ خوشامد کے لکھیگا۔ مگر جو بات سچ ہے اُس کو کہنا ہی پڑتا ہے

پروفیسر رائیس صاحب نے پرہیزگاری اور صفائی میں فرق بتلایا اور ایک اعلیٰ لیکچر دیا۔

پروفیسر ولسن صاحب نے پولوس کی زندگی





پر درس دیا۔ کہ پولس اگرچہ مدرس نہ تھا مگر مزید اُس نے ایک اعلےٰ اُستاد گمائیل سے شاگردی حاصل کی اور ایک بڑا مورخ گذرا ہے۔ اُس کا اصل اُستاد یسوع مسیح تھا۔ اور مسیح کی ایک شبیہہ اُس کو سمجھئے۔ جس نے سارے یورپ میں خداوند کا پرچار کیا۔ جس کے پھل ہم آج بیٹھے ہیں۔

پادری ڈملاک صاحب نے اس مضمون پر ایک تحریری لیکچر کو پڑھ کر سنایا کہ میں اچھی لڑائی لڑ چکا ہوں۔ پولس نے اپنے روحانی بیٹے کو خط لکھا جس میں یہ الفاظ رقم کئے ہیں۔ ہمارا حق ہے کہ ہم روزانہ فتح پائیں ٭

امسال سالگذشتہ کی طرح جالندھر والوں نے کھانا کھلایا۔ اُن کی محنت اور خدمت کے حاضرین دل سے مشکور ہیں۔ یہ سارا کریڈٹ مسٹر دانی جمال الدین اور ایم جمال دین اور دیگر اُستادوں کے نام وقف کیا جانا چاہیئے۔ کانسرٹ میں ڈیوڈ جوزف جالندھری نے اعلےٰ پارٹ لیا اور نقل گڈیوں کی اچھی تھی۔ اب بندہ مختصراً بیاس کانفرنس کی کارروائی ختم کرتا ہے۔ کاشکہ ہم سال آیندہ پھر بہمہ تن مصروف ہو کر فائدہ حاصل کریں۔ آمین ثم آمین۔

وہی پروانہ شمع کا دیوانہ جس کا جالندھر ہے آشیانہ

اشتہاری خط

بخدمت جملہ سپرنٹنڈنٹ صاحبان سنڈے سکول متعلقہ سنڈے سکول یونین پنجاب

خداوند میں پیارے بخدمت

حسب الحکم سنڈے سکول یونین پنجاب کی گزشتہ سالانہ کنونشن منعقدہ پسرور بندہ کمترین بڑے ادب سے آپ کی خدمت اقدس میں سنڈے سکول یونین پنجاب کی جانب سے صادرشدہ **معیار قابلیت** اور **اعلان** ارسال خدمت کر کے ملتجی ہے کہ براہ نوازش بندہ کمترین کو اطلاع بخشیں کہ آپ کا سنڈے سکول اسی "**معیار قابلیت**" اور "**اعلان**" کے مطابق چل رہا ہے یا نہیں؟ اگر اب تک نہیں چلا تو کیا آپ کوشش کرینگے کہ اب اُن کے مطابق چل سکے۔ کیونکہ یونین مذکورہ نے اپنی گزشتہ سالانہ کارروائی کے جلسے میں منظور فرمایا تھا کہ سنڈے سکول یونین پنجاب کی جانب سے انعامی جھنڈا کسی خاص سکول کو نہیں۔ بلکہ اُس شخص یا سوسائٹی یا کلیسیا کو ملیگا جس کے سکولوں کی تعداد مجموعاً زیادہ تر مذکورہ بالا "**معیار قابلیت**" اور "**اعلان**" کے مطابق ہوگی لہذا امید واثق ہے کہ آپ ضرور اپنی مشن یا سوسائٹی۔ اور کلیسیا کی نیک نامی اور ترقی کے خیال کو مدنظر رکھ کر اپنے سنڈے سکولوں کو اسی معیار و پیمانہ پر لانے اور چلانے کی کوشش کرینگے اور اپنے اس خادم کو جلد جواب سے سرفرازی بخشیں گے۔ آپ کی جانب سے جواب پاتے ہی آپ کا سکول بھی فہرست میں داخل کیا جاویگا۔ فقط زیادہ آداب۔ المرقوم ۲۸ نومبر ۱۹۱۷ء امریکن مشن گوجرانوالہ۔

راقم:- آپ کا نیازمند خادم ڈبلیو کیلیب **سیکرٹری**۔ ایفی شینسی سٹینڈرڈ (معیار قابلیت) سنڈے سکول یونین پنجاب

پنجاب سنڈے سکول یونین

ترقی کا معیار دیہاتی سکولوں کے لئے

۱- حاضری

۲- جماعت بندی

۳- دو تہائی حاضری۔

۴- چندہ ایک پیسہ فی طالب علم

ایک چوتھائی طالب علم انڈیا سنڈے سکول امتحان میں کامیاب ہونے چاہئیں یعنے بحساب ۲۵ فیصدی ٭

شہر کے سنڈے سکول

۱- حاضری

۲- جماعت بندی

۳- تین چوتھائی حاضری

۴- چندہ ڈیڑھ پیسہ فی طالب علم

۵- ساٹھ فی صدی طالب علم انڈیا سنڈے سکول امتحان میں کامیاب ہونے چاہئیں۔

۶- اُستادوں کی میٹنگ کم از کم مہینے میں ایک دفعہ ہونی چاہیئے ٭

اعلان

پنجاب سنڈے سکول کنونشن میں جو مقام پسرور ۱۱ اپریل ۱۹۱۷ء کو منعقد ہوئی تھی۔ مندرجہ ذیل اعلان کمیٹی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے اور سفارش کی گئی ہے کہ اس اعلان کو تمام سنڈے سکولوں میں مشتہر کیا جائے "یہ کہ تمام پنجاب کے سنڈے سکولوں کے اُستادوں کو اس امر کے لئے ترغیب دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ذاتی اثر کو گھر کے اشخاص سنڈے سکول اور اپنی جماعتوں پر استعمال کریں۔ اور مندرجہ ذیل اصول کو مدنظر رکھیں"

(۱) باقاعدہ انجیل کی تلاوت کرنا۔

(۲) گھر میں باہم ملکر عبادت کرنا۔

(۳) اتوار کو منانا۔ اور بمعہ شہرت پھیلانا اور ہر ایک منشی چیز سے پرہیز کرنا۔

(۴) سنڈے سکول کو بہتر سے بہتر درجہ تک پہنچانے کی کوشش کرنا۔

(۵) استادوں کو تعلیم دینا۔

(۶) موجودہ جنگ کو دنیا میں امن و امان قائم کرنے کا ذریعہ خیال کرنا۔

(۷) شخصی اور روحانی طاقت کو ترقی دینا۔

ڈبلیو۔ ٹی۔ اینڈرسن پریذیڈنٹ سنڈے سکول یونین
ایم سی ہیلم سکرٹری خط وکتابت آنریری جنرل سکرٹری

مرسلہ زر

مسٹر صادق مسیح	ے
مس۔ اے۔ ایل کورڈیل	ے
مس ینگ معرفت مسٹر جے ولیم	ے
پادری این ولیسا	ے
مسٹر ٹی ڈوبری معرفت بابو پیرانڈتا	ے
بابو غریب داس معرفت الفریڈ۔ اے۔ سنگھ	ے
بابو دسا دامل	عہ
" ایف۔ اے۔ ڈوگر	ے
مسٹر ظہور مسیح	ے
" گوپی چند	ے
مس ایف۔ جے جالسن	ے
مسٹر ہمابیٹر	ے
پرنسپل	چھبیس روپے
پادری جانکی ناتھ	عہ
مسٹر ہاربٹ ڈیوڈ سنگھ	ے
" بی ڈبلیو لعل	ے
" این سی بیزل	ے
ڈاکٹر پریم مسیح لعل	ے
مسٹر شیر شاہ بغداد	عہ
پادری ایچ سی ڈیلی	عہ
" عزت بہاری لعل	عہ
مسٹر ریلم داس	عہ
پادری۔ اے۔ جی کوری اشتہار	لعہ

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کار خانہ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے جس بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلٰی اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ نرسری کو جس کا ہم تحت ایک مکمل لیڈی صاحبہ کی نگرانی کر رہی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک بالیوں فی طالب علم ۵ فیس جماعت ۱ ہر ودی فی طالب علم ۳/۴ کرایہ کتب متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ عیسائی کے طالب علم بہ حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن کرسنا کروکروتال پیر وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں کر وکروتال فی عہ سے عہ تک جن کرسنا عہ سے ۱۵ روپیہ تک مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے خوشوضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلٰی تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور۔

باغ دل

ایڈیٹر محمد اسمٰعیل صاحب۔

چندہ سالانہ عہ ہر گورنمنٹ یا ملازم کا پہلا ایک پرچہ بھیج جاوینگے تو عہ ہوگا فی کاپی ۳ر المشتہر پادری۔ ایم۔ وہیری ڈی ڈی منیجر لودیانہ۔

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں کرسچن لٹریچر سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اینڈ فارن سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہے۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بھیجو منیجر پادری ای۔ ایم وہیری صاحب لودھیانہ۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں شہر الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن لیڈروں کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تخفیف خریداران ۱ روپیہ سے ۲ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی خسرو باغ الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲
ہندوستان و پنجاب سے " " ...... ے
غیر ممالک سے " " ...... ے ۱۳ر
قیمت بہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ۸/۱ حصہ	۱۲ر	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	۱۱صہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ۔ مضمون نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای ایم وہیری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام رائیل براونر چھپا